Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۱۵ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۳ رمضان سنہ ۱۳۶۱ھ | ۱۵ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۱۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے متعلق ½۶ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت اللہ تعالٰی کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت بھی اللہ تعالٰی کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔ آج یہاں پہلا روزہ تھا۔ مسجد اقصٰی میں روزانہ قرآن کریم کے ایک پارہ کا درس شروع ہو گیا ہے پہلے دس پاروں کا درس مولوی ابوالعطاء صاحب نے دیا تھا۔ مگر اب جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے شروع کیا ہے۔ مولوی ابوالعطاء صاحب ان کی جگہ آخری دس پاروں کا درس دینگے۔ مختلف مساجد میں نماز تراویح کا انتظام ہے مسجد مبارک میں حافظ قدرت اللہ صاحب سحری کے وقت مسجد اقصٰی میں حافظ محمد شفیق صاحب۔ مسجد دارالفتوح میں حافظ عبدالغفور صاحب سابق مبلغ جاپان

روزنامہ الفضل قادیان —— ۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۱ھ

"زمزم" کا تجویز کردہ اخلاقی معیار سراسر اسلام کے خلاف ہے

معاصر "زمزم" کو ہم نے اس کے اس اعتراف پر کہ "اسلام اور ہے اور مسلمان اور ہیں" اور یہ کہ مسلمانوں کی اخلاقی حالت اس درجہ گر چکی ہے کہ اب ان کے لئے چارہ کار صرف یہ ہے کہ اپنا یہ [illegible] کا لیں۔ اور [illegible] اخلاقی حالت پر ماتم کرنے کے لئے وقف ہو جائیں۔ بتایا تھا۔ کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو انسان کو روحانی اور اخلاقی اور ذہنی لحاظ سے کمال تک پہونچا سکتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں خدا تعالٰے نے مسلمانوں کی اسی حالت کو بدلنے کے لئے جس پر وہ ماتم کرنے کے لئے وقف ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ اب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی دنیا میں جو انقلاب پیدا کیا۔ اور تبلیغ اسلام کرنے والی جماعت قائم کی ہے۔ اس کے متعلق غور کیا جاتا۔ لیکن معاصر "زمزم" نے ایک ایسی راہ اختیار کی ہے۔ جو گمراہی کے غار میں لے جانے والی۔ اور تمام سابقہ انبیاء کو زیر الزام لانے والی ہے۔ چنانچہ "زمزم" (۱۱ ستمبر) لکھتا ہے:۔

"الفضل" مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو پیش کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب بڑے ہی نرم اور با اخلاق انسان تھے۔ اور ان کے اخلاق کو دیکھ کر ہر شخص شجر اسلام کو اس کے پھل سے پہچان سکتا ہے۔ گویا بحث و فکر کا مرکزی نقطہ یہ ٹھہرا کہ اسلام کی صداقت کے لئے مرزا صاحب کی اخلاقی حالت کو دیکھو"

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات سے جو آپ نے اشد ترین مخالفین اور معاندین کی بے حد ایذا رسانیوں اور شرارتوں کے جواب میں لکھیں۔ چند الفاظ پیش کر کے لکھا ہے

"ہم معاصر "الفضل" سے صرف یہ دریافت کریں گے۔ کہ کیا ہم واقعی گاندھی جی سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ مسٹر جناح کو نرم مزاج نہیں ہیں۔ لیکن اگر انہیں اسلام کی صداقت معلوم کرنی ہو۔ تو وہ مرزا صاحب کی نرم مزاجی کا نمونہ دیکھیں۔ اور یہ یقین کر لیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"!

اس کے جواب میں ہماری گزارش یہ ہے۔ کہ "زمزم" کے نزدیک اسلام کی صداقت کا انحصار گاندھی جی کے فیصلہ پر ہو۔ تو ہو۔ ہم کسی صورت میں بھی انہیں اس قابل نہیں سمجھتے۔ اور جب بھی انہوں نے اپنے عدم تشدد کے عقیدہ کی بنا پر اسلام کے خلاف کچھ کہا۔ ہم نے اس کی پُر زور تردید کی ہے پھر اسلام کی صداقت معلوم کرنے کے لئے ہر حالت اور ہر موقعہ پر "نرم مزاجی" کو معیار قرار دینا بھی گاندھی جی کی تقلید ہی ہو سکتی ہے اسلام سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام کی صاف اور واضح تعلیم اپنے موقعہ اور محل کے لحاظ سے یہ بھی ہے۔ کہ اشداء علی الکفار۔ سچے مسلمانوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی گئی ہے۔ کہ وہ کفار کے مقابلہ میں بہت سخت ہوتے ہیں۔ پھر مسلمانوں کو حکم دیا گیا۔ واغلظ علیھم یعنی معاندین پر سختی کرو۔ پس جب مخالفین کی طرف سے ظلم پر ظلم اور [illegible] ہو رہا ہو۔ تو انجیل کی طرح اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا بھی آگے کر دو۔ بلکہ یہ کہتا ہے۔ کہ سختی کا مقابلہ سختی سے اور تشدد کا مقابلہ تشدد سے کرو۔ اور یہی فطرت اور انصاف کے مطابق تعلیم ہے۔ "زمزم" ہم سے دریافت کرتا ہے۔ کہ گاندھی جی کو اسلام کی صداقت بتانے کے لئے کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نرم مزاجی کے وہ نمونے پیش کرے۔ جو آپ نے شدید معاندین کی شرارتوں کے مقابلہ میں دکھائے۔ لیکن اگر اسلام کی صداقت پیش کرنے کا یہی معیار ہے۔ تو پھر "زمزم" قرآن کریم کے ان الفاظ کے متعلق گاندھی جی کے سامنے کیا عذر پیش کرے گا۔ جن میں سے بطور مثال چند ایک درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

قرآن کریم میں بعض مخالفین کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں۔ القردۃ یعنی بندر (مائدہ ع ۹) الخنازیر یعنی سور (مائدہ ع ۹) حمر یعنی گدھے (المدثر ع ۲) صم بکم عمی یعنی بہرے گونگے اندھے (البقرہ ع ۲) شر الدواب یعنی حیوانوں سے بدتر (انفال ع ۷) مھین یعنی ذلیل۔ ھماز۔ مشاء بنمیم۔ مناع للخیر معتد اثیم۔ عتل زنیم یعنی نکتہ چین چغلخور بھلائی سے محروم۔ حد سے بڑھنے والا۔ فاسق فاجر سرکش۔ حرامزادہ (القلم ع ۱) رجس یعنی مجسم گند۔ (توبہ ع ۱۲) شر البریہ یعنی سب مخلوق سے بدتر۔ فمثلہ کمثل الکلب یعنی کتے جیسا (اعراف ع ۲۲) عبد الطاغوت۔ شیطان کے مرید (مائدہ ع ۹) یاکلون اموال الناس بالباطل یعنی حرام مال کھانے والے (التوبہ ع ۵) ایھا الجاھلون اے جاہلو (الزمر ع ۷)

قرآن کریم خدا تعالٰے کا کلام ہے۔ اس لحاظ سے ہر ایک مسلمان یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ مخالفین کے متعلق مذکورہ الفاظ خدا تعالٰے نے استعمال فرمائے۔ لیکن "زمزم" خود تراشیدہ معیار کے رُو سے انہیں نعوذ باللہ خدا تعالٰے کی "اخلاقی حالت" کے خلاف قرار دیدے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی۔ پھر غیر مسلموں کے نزدیک قرآن کریم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ اس وجہ سے قرآن کریم کے مندرجہ بالا الفاظ کے متعلق وہ یہی سمجھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخالفین کے متعلق استعمال کئے اس صورت میں ان الفاظ کو پیش کر کے اگر کوئی غیر مسلم یہ کہے۔ کہ آیئے ہم "زمزم" کے معیار پر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) صاحب کو جانچتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے اخلاق کیسے تھے"! تو "زمزم" کیا جواب دے سکتا ہے:۔

پھر اناجیل میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے کئی ایک فقرات ایسے موجود ہیں۔ جو یقیناً "زمزم" کے معیار "نرم مزاجی" پر پورے نہیں اُتر سکتے مثلاً

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۱) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو (متی ۲۳/۱۳) (۲) اے احمقو اور اندھو (متی ۲۳/۱۷) (۳) اے اندھے راہ بتانے والو (متی ۲۳/۱۶) (۴) اے ملعونو (متی ۲۵/۴۱) (۵) اے سانپو اے افعی کے بچو (متی ۲۳/۳۳) (۶) اے بدکارو (لوقا ۱۳/۲۷) (۷) اے نادانو (لوقا ۲۴/۲۵) (۸) اے سانپ کے بچو (متی ۱۲/۳۴) (۹) تم اپنے باپ ابلیس سے ہو (یوحنا ۸/۴۴) (۱۰) برے اور زناکار لوگ (متی ۱۲/۳۹) (۱۱) شیطان (متی ۱۶/۲۳) (۱۲) کتے اور سور (متی ۱۵/۲۶ و ۷/۶)

کیا یہ الفاظ "زمزم" کے نزدیک "نرم مزاجی" میں داخل ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر کیا گاندھی جی کی خاطر وہ حضرت مسیح ناصری کے متعلق بھی وہی کچھ کہنے کے لئے تیار ہے۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہا۔

دراصل مصیبت یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو خود اخلاق کے نام تک سے واقف نہیں اور جو جانتے ہی نہیں کہ اسلام نے اعلےٰ اخلاق کی کیا تعریف کی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق پر نکتہ چینی کرنے لگ جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا صاحب اخلاق انسان ان کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ اور یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ نکتہ چینی کرنے والے انتہائی بداخلاقی اور جہالت سے کام لے رہے ہوتے ہیں۔ معاصر "زمزم" کو چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "اخلاقی حالت" کا اندازہ لگانے کے لئے زیادہ نہیں تو ان چند اقتباسات کو ہی غور اور توجہ سے پڑھ لے۔ جو گزشتہ پرچہ میں ہم پیش کر چکے ہیں۔ اور ان میں اخلاق کے متعلق اسلامی تعلیم اور اعلےٰ اخلاق کی جو تعریف کی گئی ہے اسے پیش نظر رکھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن کریم میں ایک ذرہ تصنع اور بناوٹ نہیں

"اسلام کوئی نئی بات نہیں سکھاتا۔ اور نہ کوئی نیا معبود پیش کرتا ہے۔ اور نہ کوئی غیر طبعی اور اجنبی طریق نجات کا اس نے ایجاد کیا ہے۔ اور نہ خدا تعالےٰ کے صفات کاملہ میں سے جن پر صحیفہ فطرت شہادت دے رہا ہے کچھ کم کرتا ہے۔ اور نہ نالائق صفتیں اس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ بلکہ تعلیم قرآنی ان نقوش اور اشارات کی تفصیل کنندہ اور شارح اور یاد دلانے اور غلطی سے محفوظ رکھنے والی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے افعال میں منقش ہیں۔ قرآن شریف کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس میں ایک ذرہ تصنع اور بناوٹ کی بدبو نہیں پائی جاتی۔ انسان کے تمام قوٰی جو اس کی فطرت میں پائے جاتے ہیں۔ وہ قرآنی تعلیم کے سامنے ایسے ہیں۔ کہ گویا وہ ایک قالب ہے۔ جو بالطبع اس روح کے تقاضہ کر رہا ہے۔ جو شخص اس دین کی پوری صورت دیکھ لیوے۔ اور طبع سلیم رکھتا ہو۔ تو میں خیال نہیں کر سکتا۔ کہ وہ اس نعمت کے قبول کرنے سے محروم رہ جائے"

(الحکم ۲۲ جون ۱۹۰۴ء)

عملی رنگ میں قربانیاں کرنیکا وقت ہے

"خدا کے موعود خلیفہ" کا ایک ارشاد تحریک جدید کے ان مجاہدوں کے لئے جنکا وعدہ سال ششم ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ اس لئے پیش کر دینا ضروری ہے کہ ہر مجاہد دیکھ لے کہ سال کا بڑا حصہ گذر گیا۔ اور اب تھوڑے سے وقت کو رائیگاں نہ جانے دے۔ بلکہ آج سے ہی پوری کوشش اور ماحول پیدا کرے جس کے نتیجہ میں اس کا وعدہ زیادہ سے زیادہ ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ گو ۲۹ رمضان المبارک تحریک جدید سال ششم کے وعدے پورے کرنے کی آخری تاریخ نہیں۔ کیونکہ آخری میعاد ۳۰ نومبر ہے۔ لیکن رمضان المبارک کی برکات اور دعاؤں کے حاصل کرنے کا موقعہ یہی ہے۔ کہ آپ کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک پورا ہو جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد یہ ہے:۔ "میں اس موقعہ پر اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ قربانی کے وعدے کرنے سے کیا بنتا ہے۔ جبکہ عملی رنگ میں تم کام کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے بھی چندے ہیں۔ اور تحریک جدید بھی جاری ہے۔ اور یہ نیا چندہ بھی جاری ہو گیا ہے۔ اگر تم سب کچھ احمدیت کو دینے کے لئے تیار نہیں۔ اگر تم مالی امداد کرنے سے کسی وقت بھی گھبراتے ہو اور کنارہ کشی اختیار کرتے ہو۔ تو تم کیوں یہ کہہ کر جھوٹ بولتے ہو۔ کہ ہماری جان اور ہمارا مال سب سلسلہ کے لئے حاضر ہے۔ اور کیوں یہ کہہ کر جھوٹ بولتے ہو۔ کہ اگر ہمیں حکم دیا جائے تو ہم اپنا سب کچھ خدمت اسلام کے لئے وقف کرنے کو تیار ہیں جو سلسلہ کے لئے اپنا سب کچھ دینے کو تیار ہیں۔ وہ اپنے اس وعدہ کو جو اپنی مرضی اور خوشی سے کیا ہے۔ اور یہ سب کچھ دینے کے مقابلہ میں حقیر سی قربانی ہے۔ جس کی مشق اسی واسطے کرائی جا رہی ہے۔ کہ جب خدا کا موعود خلیفہ حکم دے "سب کچھ حاضر کرو" ہم سب کچھ اپنے امام کے حضور پیش کر دیں۔ اور ایسا کرنے میں ہمیں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین پس سال ششم کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک سے قبل پورا کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔

(رفا فضل سیکرٹری تحریک جدید)

فرقان کی تاریخ اشاعت میں تبدیلی

بعض انتظامی ضرورتوں کے ماتحت فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ رسالہ فرقان ہر ماہ کی دس تاریخ کو شائع ہونے کی بجائے ۱۵ تاریخ کو شائع ہوا کرے۔ اسکی منظوری جنرل پوسٹماسٹر صاحب لاہور کی طرف سے آچکی ہے۔ خریدار صاحبان اور دوسرے احباب مطلع رہیں

مینیجر رسالہ "فرقان" قادیان

محمود کی دعائیں گوہر قبول ہونگی
قربانیاں ہماری اک دن وصول ہونگی

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

طوفان حادثوں کا دنیا میں اٹھ رہا ہے
ارض و سما سے آتش ایسی برس رہی ہے
طاقت پہ اپنی نازاں جو جو حکومتیں تھیں
مغرب سے جو نکل کر مشرق پہ چھا رہے تھے
آسانیاں تھیں ان کو سب زندگی کی حاصل
عیش و طرب کی گھڑیاں ان میں گزر رہی تھیں
آباد ان کے گھر تھے برباد ان کی بستی
بیداریوں نے ان کی ان کو بنا دیا تھا
طاقت پہ ان کی نخوت حد سے گزر گئی جب
قہر خدا نے ان کو آخر دبا لیا ہے
وہ روسیاہ جس نے نام خدا مٹایا
جانوں پہ آبنی جب یاد آ گیا خدا بھی
جاپان اطالیہ نے اور جرمنی نے مل کر
ہندوستاں سے لیکن اٹھتی ہیں جو گھٹائیں
کرتے ہیں جو دعائیں یہ قادیان والے
وہ اتحادیوں کو غم سے نجات دیں گے
احمد کے خادموں کی مل کر دعائیں ساری
جاپان اطالیہ اور جرمنی کی فوجیں
جو ظلم کر رہے ہیں وہ رنگ لائیں گے اب

جسنے نظام عالم برہم سا کر دیا ہے
آرام زندگی کو دنیا ترس رہی ہے
تھے عیش جن کی قسمت تقدیر راحتیں تھیں
اپنی تجارتوں سے دولت کما رہے تھے
دولت سمیٹنے میں مشاق اور کامل
مفتوح تھیں جو قومیں فاقوں سے مر رہی تھیں
شاداں تھی ان کی ہستی برباد ان کی ہستی
غفلت کی لوریوں نے ان کو سلا دیا تھا
پستی سے ان کی ذلت حد سے گزر گئی جب
ان کی ہوس کے کیڑوں نے انکو کھا لیا ہے
گرجوں کو اور مساجد کو اصطبل بنایا
دینے لگے دہائی کرنے لگے دعا بھی
سارے جہاں میں اپنے پھیلا دیئے ہیں لشکر
برسائیں گی وہ ان پر چھا جائے اب بلائیں
وہ صبح دم کی آہیں وہ نیم شب کے نالے
ہٹلر کی چالوں میں خود ہٹلر کو مات دینگے
ہٹلر کے لشکروں پر کرتی ہیں تیر باری
کچھ دن خوشی منا لیں کچھ روز کر لیں موجیں
گگنی کا ناچ ان کو کیسا نچائیں گے اب

محمود کی دعائیں گوہر قبول ہوں گی
قربانیاں ہماری اک دن وصول ہونگی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات سید محمود عالم صاحب مہاجر یا قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۸)

مولوی عبدالوہاب صاحب ابن حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے دن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ تو مولوی صاحب رضؓ سے فرمایا۔ کہ اس عمر میں بچہ کا پیدا ہونا خاص خدا تعالےٰ کے فضل کے ماتحت ہے۔ اس لئے اس بچہ کا نام عبدالوہاب تجویز کیا ہے۔

(۹)

"پیغام صلح" کی تصنیف کے دوران میں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولوی صاحب رضؓ سے فرمایا۔ کہ اخبار میں میری نیت ایک چھوٹا سا رسالہ نکالنے کی ہوتی ہے۔ لیکن مضمون کی خبر نہیں ہوتی کہ کیا لکھنا ہے۔ جب لکھنے بیٹھتا ہوں۔ تو مضمون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر لکھتے لکھتے خیال گزرتا ہے۔ کہ شائد لوگ نہ سمجھیں اس لئے بڑھاتا ہوں۔ اور پھر بڑھاتا ہوں۔ یہاں تک کہ ایک بڑی کتاب ہو جاتی ہے۔

(۱۰)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں تشریف رکھتے تھے۔ کہ حضرت مولوی صاحب رضؓ نے حضور سے عرض کیا۔ کہ قاضی ظہورالدین صاحب اکمل گولیکی کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے ایک نظم لکھی ہے۔ جو حضور کو سنانا چاہتے ہیں۔ حضور نے اجازت دے دی۔ اور اکمل صاحب نے کھڑے کھڑے ہی اپنی نظم سنائی اور حضور چپ چاپ سنتے رہے۔

(۱۱)

ایک شخص نے پنجابی زبان میں ایک نظم سنائی اس میں مولویوں کی درگت وغیرہ کا بھی ذکر تھا۔ حضور سنتے رہے۔ اور کسی شعر پر ہنستے بھی رہے۔

(۱۲)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے نکاح کے وقت مسجد اقصیٰ میں حضور تشریف لے گئے خطبۂ نکاح حضرت مولوی صاحب رضؓ نے پڑھا اور بعد از خطبہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طرف سے حضور علیہ السلام نے خود منظوری عطا فرمائی۔

(۱۳)

ایک مرتبہ سیر کو جاتے ہوئے کسی کے پاؤں سے ٹکر کھا کر حضور علیہ السلام کی سوٹی گر گئی مگر حضور بغیر نظر پھیرے سیدھے چلے گئے کسی دوسرے شخص نے اٹھا کر اور صاف کر کے حضور کو پکڑا دی۔

(۱۴)

۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ پر مسجد اقصیٰ میں حضور کی موجودگی میں حضرت میر قاسم علی صاحب نے ایک نظم پڑھی

(۱۵)

۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ پر لوگوں کی بھیڑ میں حضور کا پاؤں زخمی ہو گیا۔ مگر کسی قسم کا اظہار ناراضگی نہ فرمایا۔ اور واپس آ گئے۔

(۱۶)

۱۹۰۸ء میں مکرم ذوالفقار علی خان صاحب نواب صاحب رامپور کی طرف سے ایک خط لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مسجد مبارک میں عصر کی نماز کے بعد خان صاحب نے باتیں شروع کیں۔ اور اثنائے گفتگو میں یہ بھی کہہ بیٹھے۔ کہ نواب صاحب نے ایک اعتراض کیا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے تو نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ جس پر میں نے کہا۔ کہ نبوت کا کوئی دعوےٰ نہیں۔ آپ تو فرماتے ہیں:۔

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ یہ جواب درست نہیں۔ میں نبی اور رسول ہوں۔ اور میرا دعوےٰ نبوت اور رسالت کا ہے۔ اس مصرع کے تو صرف یہ معنے ہیں۔ کہ میں ایسا نبی و رسول نہیں۔ جو اپنے ساتھ کتاب لاتا ہے۔ آپ کو ڈرنا نہیں چاہئے تھا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صحابہ بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں میں جاتے تھے۔ اور حق کے اظہار میں ذرا نہیں جھجکتے تھے۔ حضور علیہ السلام بار بار ان فقرات کو دہراتے رہے۔ اور آپ پر خان صاحب کی باتوں کا اتنا اثر تھا۔ کہ جب دوسری صبح سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تو وہاں بھی اس امر پر روشنی ڈالی اور بار بار فرماتے رہے۔ کہ میں نبی و رسول ہوں۔ مگر میں صاحب شریعت نبی نہیں اور اس وقت بھی صحابہ کی نظیر پیش کی۔ کہ وہ حق کے اظہار میں کسی سے ڈرتے نہیں تھے۔

(۱۷)

ایک دفعہ باہر سے آئے ہوئے ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نشان کا مطالبہ کیا۔ حضور نے فرمایا۔ کیا پہلے نشان تھوڑے ہیں۔ کہ نئے نشان دیکھنے کی خواہش ہے۔ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ فرداً فرداً ہر شخص کو نشان دکھایا جائے۔ آپ کچھ دن قادیان میں قیام فرمائیں ممکن ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کوئی نشان ظاہر کر دے مگر وہ صاحب ٹھہرے نہیں تھے۔

(۱۸)

ایک شخص نے ذکر کیا۔ کہ مرتد ڈاکٹر عبدالحکیم نے لکھا ہے۔ کہ اس قسم کا کسوف خسوف اب سے پہلے بھی کئی مرتبہ ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر جانے کے لئے کھڑے ہو چکے تھے۔ یہ سنکر ٹھہر گئے۔ اور کھڑے کھڑے ہی فرمایا۔ کہ اس قسم کے کسوف و خسوف سے تو ہمیں کوئی بحث نہیں۔ میری بحث تو اس کے آیت ہونے پر ہے۔ پس اسے چاہیئے۔ کہ اس قسم کے کسوف خسوف کے وقت کوئی ایسا مدعی پیش کرے جس نے اسے بطور آیت اپنے لئے پیش کیا ہو۔

(۱۹)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں نابھہ کے وزیر کی طرف سے ایک خط پیش کیا گیا۔ کہ مہاراجہ صاحب کی خواہش ہے۔ کہ حضور گورمکھی زبان میں کوئی کتاب تصنیف فرمائیں۔ حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا۔ کہ خط خود راجہ نے لکھا ہے۔ یا وزیر نے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ نے جواب دیا۔ کہ خط وزیر کی طرف سے آیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا۔ کہ خدا کے ماموروں میں کبریائی بھی ہوتی ہے۔ اسے لکھ دیں۔ کہ اگر راجہ کو ضرورت ہے۔ تو بذات خود خط لکھے پھر ممکن ہے۔ توجہ کی جائے۔

(۲۰)

ایک امریکن سیاح قادیان میں تشریف لائے۔ اور اپنے ساتھ لاہور سے ایک پادری کو بھی لیتے آئے۔ مسجد مبارک کے نیچے جہاں اب دفتر محاسب ہے۔ انہیں ملاقات کا موقعہ دیا گیا۔ حضرت اقدس تشریف لائے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کو بھی بلوا لیا۔ مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری ترجمان مقرر ہوئے۔ باتیں کرتے کرتے امریکن سیاح نے نشان مانگا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ آپ خود نشان ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے الہام یاتون من کل فج عمیق کی زندہ تصویر ہیں۔ ورنہ اس چھوٹے سے گاؤں میں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ سیاح مذکور نے کہا۔ میں تو عقیدتمندانہ رنگ میں نہیں آیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ الہام میں عقیدتمندانہ کا ذکر نہیں۔ الہام میں تو صرف یہ بیان ہوا ہے۔ کہ لوگ دُور دُور سے آئیں گے۔ چنانچہ ان آنے والوں میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ اور اپنی ذات سے اس پیشگوئی کو لفظ بلفظ پورا کر رہے ہیں۔ اس کو نشان کہتے ہیں۔ دوسرا نشان یہ پیش کیا۔ کہ میاں عبدالحی صاحب ابن حضرت خلیفہ اول رضؓ کو آگے کر دیا۔ کہ یہ بچہ بھی میرا نشان ہے۔ پھر اس کی تفصیل بیان کی۔ اور غالباً جسم پر سے پھوڑوں کے نشان بھی دکھلائے۔

(۲۱)

مہمان خانہ سے ایک مہمان کا کمبل ایک چور (جو خود بھی مہمان تھا) لے کر بھاگا۔ مہمان نے اس کا تعاقب کیا۔ اور جا پکڑا۔ اور مسجد مبارک میں جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے۔ اس چور کو لا کر کہا۔ کہ حضور یہ کمبل کا چور ہے۔ اُس وقت چور خوف کے مارے تھر تھر کانپ رہا تھا حضور علیہ السلام نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا۔ اور فرمایا۔ اسے چھوڑ دیں۔ آپ کو کمبل سے کام تھا۔ جو مل گیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سرینگر میں کانفرنس مذاہب

جماعت احمدیہ سرینگر کے زیر اہتمام ۱۱ر اگست ۱۹۴۲ء کو جلسہ مذاہب کا انعقاد گول باغ (میونسپل گارڈن) میں ہوا۔ اس کی تشہیر بذریعہ مطبوعہ اشتہارات اور منادی سارے شہر میں کی گئی۔ اسلام ہندو دھرم اور سکھ ازم کے نمائندگان نے مشترکہ عنوان "موجودہ بے چینی کا حل اپنی دینی مذہبی کتاب اور بانی کی سیرۃ سے" پیش کرنے کے سلسلہ میں دلچسپ تقاریر کیں۔ مختصر روئداد یہ ہے

چار بجے تلاوت قرآن کریم سے اس مبارک تقریب کے اجلاس اول کا افتتاح زیر صدارت جناب خان بہادر نواب چودھری محمد الدین صاحب سابق ریونیو منسٹر جودھپور ہوا۔ مولوی ابوالعطاء صاحب نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اور اولاً مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے بتایا کہ اسلام کا اقتصادی نظام اور اس کا قیام موجودہ اضطراب کا علاج ہے۔ کیونکہ دراصل موجودہ مفاسد کی بنیاد اقتصادی نظام کا فقدان ہے۔ ثانیاً مسٹر صابر صاحب مدیر البرق نے بتایا کہ بانی اسلام علیہ السلام کا عدیم المثال عفو و عدل اس روگ کی دوا ہے۔ ثالثاً مسٹر ودّیا بھوشن نمائندہ آریہ سماج نے بتایا کہ ہمارے پیشوا نے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا اور یہی راہ درست ہے۔ رابعاً چودھری خلیل احمد صاحب ناصر نے بیان فرمایا کہ موجودہ آویزش میں نسلی تفاخر کا بہت بڑا دخل ہے۔ اس لئے اس کا علاج اسلام نے پہلے سے ہی بتایا ہے۔ کہ نسلی تفاخر بے بنیاد ہے فضیلت کی بنیاد تقوےٰ و نیکی ہے۔ اگر اس اصل کو اہل دنیا قبول کرلیں۔ تو امن قائم ہوسکتا ہے۔ خامساً جناب پنڈت پرمانند صاحب کی تقریر ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ ہم جانوروں کی پرورش سے اقتصادی حالات کو درست کرسکتے ہیں۔ اور ہمیں وید گایوں کی پرورش کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے آسودگی اور اطمینان پیدا ہوسکتا ہے۔ سادساً جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب کی تقریر ہوئی آپ نے فرمایا کہ اسلام نے اعتقادی رواداری پر زور دیا ہے۔ اور تمام اقوام میں بعثت انبیاء کے اعتقاد کو پیش کرتے ہوئے مذاہب عالم میں صلح کی بنیاد ڈالی ہے۔ اور اسی بنیاد پر آئندہ پرامن دنیا کی تشکیل ہوسکتی ہے۔ سابعاً ڈاکٹر دولت سنگھ صاحب نے اپنا تحریری مقالہ جو رواداری کی تلقین پر مشتمل تھا پڑھ کر سنایا۔ ثامناً جناب راجہ زیند ناتھ صاحب کول کی تقریر ہوئی۔ آپ باوجود اس کے کہ نہائت معمر ہیں۔ اپنے عمر بھر کے تجربہ اور فلسفہ کی بنا پر فرمایا۔ کہ تعلیم یافتہ لوگ ہی فساد کے بانی ہوتے ہیں۔ اس لئے امن کا صحیح طریق یہ ہے۔ کہ ایسی کتب تصنیف کی جائیں۔ جن میں تمام مذاہب کے مشترکہ اچھے اصول مدون ہوں۔ اور ان کتب کی اشاعت کی جائے۔

بالآخر صاحب صدر جناب نواب صاحب نے صدارتی فرائض ادا کرنے کے علاوہ اپنا تحریری مضمون سنایا۔ آپ نے فرمایا اسلامی شریعت نے امیر و غریب راعی و رعایا سرمایہ دار مزدور کے حقوق معین کئے۔ پیشوایان مذاہب کی عزت قائم کی ہے۔ حرص و آز سے نفرت کفایت شعاری کی تلقین کی ہے۔ اور یہی امور امن کا باعث ہیں۔

دوسرے اجلاس کی صدارت جناب خواجہ غلام السیدین صاحب ڈائریکٹر محکمہ تعلیم نے کی اس کا افتتاح

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدا الانوار کا

نظم سے ہوا۔ پہلی تقریر جناب پنڈت امرناتھ صاحب کاک ممبر اسمبلی نے کی۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ میں نے حتی الوسع مذہبی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن مجھے اس مشکل کا حل مذہب میں نہیں ملا۔ اس کا واحد علاج اقتصادی حالات کی درستی ہے

دوسری تقریر مولوی ابوالعطاء صاحب نے کی۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ میں اس یقین سے لبریز ہوں۔ کہ مذہب اور مذہبی تعلیمات خصوصاً دین اسلام کے اصول ہی دنیا کے مصائب کا علاج ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بے چینی کی ابتدا دل میں پیدا ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ بڑھتی ہے۔ اور دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اسلام نے دل کی اصلاح پر زور دیا ہے۔ اور اس کا علاج ذکر الٰہی خدائی احکام کی تعمیل ہے۔ آپ نے اقتصادی۔ قومی۔ اعتقادی رواداری کی طرف اشارۃً توجہ دلائی۔ اور معاہدات کی بشدت پابندی اس کی عملی تفسیر تعلیم اسلام اور عمل بانی اسلام سے پیش کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف پیغام صلح سے ہندو مسلم اتحاد کی تعلیم کا حصہ بیان فرمایا۔

تیسری تقریر لالہ جگجیت لعل صاحب نے کی۔ آپ نے بتایا کہ اصل علاج عمل ہے۔ ہم میں سے مذہبی رُوح مفقود ہوچکی ہے۔ ہمیں خادموں اور نوکروں کی عزت کرنی چاہیئے۔ اور جو خوبصورت وعظ جلسوں میں کرتے ہیں۔ وہ فرداً فرداً لوگوں تک پہونچانے اور ان پر عمل کرنے سے دنیا سدھر سکتی ہے۔ ان کے بعد صاحب صدر نے شستہ اور فصیح و بلیغ اردو میں جلسہ کی غرض و غائت پر روشنی ڈالی۔ اور منتظمین کانفرنس کو سراہا۔ پنڈتوں اور مولویوں کی غلط مذہبی ترجمانی کو بنیاد قرار دیا۔ مذہب کی صحیح تعریف جو تعلق باللہ اور ضروریات زندگی کے درست نظام کا نام ہے بیان فرمائی۔ بالآخر مولوی ابوالعطاء صاحب نے جماعت احمدیہ سری نگر کیطرف سے محترم صاحب صدر اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ میں حاضری توقع سے بڑھ کر تھی جو ہمہ تن گوش رہے۔ لاؤڈ سپیکر کے احسن انتظام سے مقررین کی آواز دور دور تک پہونچتی رہی۔

خاکسار۔ صدر الدین از سرینگر

حضرت خلیفہ نورالدین صاحبؓ آف جموں

میرے مکرم و محترم خسر خلیفہ نورالدین صاحب ۱۲ر ستمبر کو بوقت صبح سری نگر میں فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ اصحاب ۳۱۳ میں شامل ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے آپ کے قادیان آنے سے پیشتر کے تلمیذ سعید رہے ہیں۔ جبکہ جناب والا بھیرہ میں تشریف رکھتے تھے۔

اصل وطن جناب خلیفہ صاحب کا جلال پور جٹاں کے نواح میں ایک گاؤں تھا۔ پہلے آپ جلال پور جٹاں میں بود و باش رکھتے تھے۔ بعد میں جموں میں مقیم ہوگئے۔ جہاں آپ عرصہ دراز تک تجارتی کاروبار میں مصروف رہے۔ مکرمی خلیفہ صاحب نے اپنے ہمنام بزرگ سے حدیث اور طبابت کے علوم سبقاً سبقاً حاصل کئے۔ چونکہ آپ اپنے جلیل القدر بزرگ استاد کے رنگ میں رنگین تھے۔ اس لئے آپ درس و تدریس کا شغل بھی ایک حد تک رکھتے تھے۔ جب تک احمدی جماعت کی مسجد تعمیر نہیں ہوئی۔ خلیفہ صاحب مکرم کا دولت خانہ ہی مسجد اور درس گاہ تھا۔ اور یہی مہمانخانہ ہوا کرتا تھا۔ کیونکہ اکثر احباب جناب کے در دولت پر ہی قیام فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی نیکی اور تقوےٰ کے لحاظ سے علماء و امرا آپ کی دل سے عزت کرتے تھے۔ آپ احمدی جماعت کے پیش امام اور خطیب تھے۔ اول مرتبہ جو میں نے خلیفہ صاحب مکرم کو ۱۸۹۰ء میں دیکھا۔ اس وقت آپکی عمر قریباً ۴۰ سال کی معلوم ہوتی تھی۔ ۹۳-۱۸۹۲ء سے آپکا قادیان آنا جانا باقاعدہ ہوگیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک ایک دقت میں آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پانچ پانچ سو روپیہ نذر پیش کیا۔ جب سے آپ نے مخیرانہ طور پر چندہ میں حصہ لینا شروع کیا۔ تب سے آپ کے کاروبار میں بھی خداوند کریم نے ترقی پر ترقی دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مساعی جمیلہ میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر امداد دیا کرتے تھے۔ اور سیالکوٹ لاہور وغیرہ کے لیکچروں میں حاضر ہوکر ہر طرح امداد دیا کرتے۔ قبر حضرت عیسےٰ علیہ السلام واقعہ محلہ خانیار میں جو تحقیقات سرانجام ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدائت اور احکام کی تعمیل کا ثواب حضرت خلیفہ نورالدین صاحب کو ہی نصیب ہوا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی نگرانی طباعت میں اور پروف بینی میں بہت حصہ لیا کرتے تھے۔ درثمین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کا مجموعہ ہے سب سے پہلے اس کے شائع کرنے کی سعادت کو حضرت خلیفہ صاحب نے ہی حاصل کی

رپورٹ مساعی مجالس خدام الاحمدیہ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش مطابق جون ۱۹۴۲ء

خدمت خلق

مرکزی کارگزاری: مجالس مقامی میں سے مسجد مبارک کے حلقہ میں فرسٹ ایڈ سکھانے کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ ماہانہ کے موقعہ پر پانی پلانے کا اہتمام کیا گیا۔ جمعہ کے خطبہ کے دوران میں پنکھا کرنے اور پانی پلانے کا انتظام کیا جاتا رہا۔ مسجد سرینگر کے لئے چندہ کی فراہمی میں مدد دی گئی۔

مجالس مقامی: مقامی مجالس میں سے دارالبرکات شرقی۔ دارالفضل۔ دارالہجرات بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ دارالرحمت۔ دارالفتوح مسجد اقصٰے۔ اور دارالشیوخ کی مجالس نے خدمت خلق کے کاموں میں خاص طور پر حصہ لیا۔ محتاجوں کو کھانا کھلانے مساجد میں پنکھا کرنے اور تجہیز و تکفین کا اہتمام کیا گیا۔

مجالس بیرون: مجالس بیرون میں سے شملہ دہلی۔ اوڑ۔ گھٹیالیاں۔ گوکھووال چک ۲۱ ضلع لائلپور۔ شاہ پور۔ کنڈا گھاٹ۔ رسید والا۔ اور صدر سیالکوٹ میں بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ لائلپور۔ حیدرآباد دکن۔ سیالکوٹ صدر۔ رسید والا۔ کنڈا گھاٹ۔ سونگھڑہ۔ احمد آباد اسٹیٹ سندھ۔ سرگودھا۔ چک ۱۲۱۔ توپخانہ بازار لاہور چھاؤنی۔ دہلی۔ اور اوڑ میں معذوروں۔ بے بسوں اور مسافروں کی مدد کی گئی۔ کیرنگ میں ایک ہندو محلہ کی آگ بجھائی گئی۔

شعبۂ اطفال

مرکزی کارگذاری: مقامی مجالس کا دورہ کیا گیا۔ جس میں مربیوں کے کام کو دیکھا گیا۔ نیز "حدیث النبی" کے امتحان میں شرکت کی بچوں کو تحریک کی گئی۔ "الفضل" میں "حدیث النبی" کے متعلق متعدد اعلان کئے گئے۔ ہر ہفتہ مربیان اطفال کے اجلاس منعقد کئے گئے۔ دارالفضل میں ماہانہ اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مولانا نیر صاحب۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر۔ اور قریشی محمد نذیر صاحب نے تقاریر فرمائیں۔

مقامی مجالس: مندرجہ ذیل مجالس اطفال میں نماز باجماعت میں باقاعدگی کا خاص خیال رکھا گیا۔ دارالبرکات شرقی۔ دارالفضل۔ دارالبرکات۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ بورڈنگ احمدیہ۔ دارالشیوخ۔ دارالعلوم۔ دارالرحمت اور مسجد اقصٰے۔ ان مجالس میں حدیث النبی کے امتحان کی تیاری کرائی گئی۔ بچوں کو نماز اور دعائیں سکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ دارالبرکات شرقی۔ دارالفضل میں بچوں کے تربیتی اجلاس کئے گئے۔ اور دارالرحمت میں اطفال صبح کے وقت نمازیوں کو جگاتے رہے۔

مجالس بیرون: کراچی۔ نواں شہر دہلی۔ اوڑ۔ چک ۹۹ شمالی۔ گھٹیالیاں۔ توپخانہ بازار۔ لاہور چھاؤنی۔ دہلی دروازہ لاہور۔ محمد نگر لاہور۔ اسلامیہ پارک لاہور۔ اور سلطانپورہ لاہور۔ کیرنگ۔ سونگھڑہ۔ رسید والا۔ صدر سیالکوٹ۔ لائلپور اور سرگودھا میں اطفال کی تربیت کا کام جاری رہا۔ انہیں نماز اور دعائیں سکھانے اور قرآن مجید پڑھانے کا انتظام کیا جاتا رہا۔ تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ سرگودھا میں بچوں کو "آمین" یاد کرائی گئی۔

شعبۂ تجنید

مرکزی کارگزاری: متعدد بار اعلان کیا گیا کہ قائدین اپنے حلقہ کے تمام نوجوانوں کی فہرست ارسال فرمائیں۔ تاکہ ایسے نوجوانوں کو جو ابھی تک خدام میں شامل نہیں۔ شامل ہونے کی تحریک کی جائے۔ باہر سے آنے والے احباب سے مل کر بیرونی جماعتوں میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم و تجنید کے متعلق حالات دریافت کئے گئے۔

مجالس مقامی: مندرجہ ذیل مجالس مقامی سے فارم رکنیت وصول ہوئے۔ دارالبرکات ۱۵۔ بورڈنگ احمدیہ ۴۔ دارالرحمت ۱۸۔ مسجد اقصٰے ۳۔ دارالعلوم ۱۰۔

مجالس بیرون: مجالس بیرون سے مندرجہ ذیل فارم رکنیت وصول ہوئے دہلی ۲۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا ۱۔ احمد آباد اسٹیٹ سندھ ۱۔ نئے اراکین کی کل تعداد ۴۵ ہے۔

دفتر مرکزیہ

اجلاس ہائے مجلس عاملہ مرکزیہ: عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس عاملہ کے پانچ اجلاس مؤرخہ یکم۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۲۔ اور ۲۹ احسان ۱۳۲۱ ہش منعقد ہوئے۔

۸ ماہ احسان کا اجلاس اپنے تسلسل میں ۹ احسان کو بھی جاری رہا۔ اس میں حضور کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ احسان ۱۳۲۱ ہش متعلق نماز باجماعت کی سکیم تیار کی گئی۔ ایسے امور جن میں بعض احباب کو دقتیں تھیں۔ مثلاً دوکاندار۔ گھروں کے پرائیویٹ ملازمین زمیندار طبقہ وغیرہ کی مشکلات پر غور کر کے فیصلہ کیا گیا۔ کہ حضرت اقدس سے اس کے متعلق استصواب کیا جائے۔

۱۵ احسان کے اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کے متعلق جملہ انتظامات طے کئے گئے۔ اور مختلف عہدیداران کے سپرد مختلف امور کئے گئے۔

۲۲ احسان کی میٹنگ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی فرمودہ ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق بحث کی گئی۔ اور قادیان کے اراکین کو احزاب میں تقسیم کرنے کی سکیم بنائی گئی۔ نیز اس اجلاس میں طے پایا۔ کہ جو خادم سکونت کے لحاظ سے اپنا حلقہ تبدیل کرے۔ اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ حلقہ تبدیل کرنے کے چوبیس گھنٹے کے اندر اپنی تبدیلی کی رپورٹ اگلے حلقہ کے زعیم کو دیدے۔

ان اجلاسوں میں دیگر ضروری معاملات پر غور کرنے کے علاوہ مختلف شعبہ جات کے اخراجات کے لئے مناسب رقوم کی منظوری بھی دی جاتی رہی۔

ماہانہ اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ: کے جلسہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کو ایک لمبا عرصہ گذر چکا تھا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا۔ کہ ماہ احسان کے ماہانہ جلسہ میں تقریر کے لئے حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست کی جائے۔ الحمدللہ کہ حضرت اقدس نے اپنے خدام کی اس درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔

یہ جلسہ ۱۲ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش بروز اتوار صبح ۷ بجے منعقد کیا گیا۔ مجالس کے بیٹھنے کے لئے بلاک مقرر کر دئیے تھے۔ تمام مجالس اپنے اپنے جھنڈوں سمیت اپنے زعیم کی زیر نگرانی جلسہ گاہ میں پہنچ گئیں۔ چونکہ حضور کی تقریر کا اعلان الفضل میں بھی ہو چکا تھا۔ اس لئے بیرونی مجالس نے بھی شرکت کی کوشش کی۔ اور امرتسر اور لاہور کے علاوہ نواحی دیہات سے بھی کافی تعداد میں مہمان شریک جلسہ ہوئے۔

یہ جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ کی پہلی "ریلی" تھی۔ حضرت اقدس کی تشریف آوری پر نعرہ ہائے تکبیر سے حضور کا استقبال کیا گیا۔ بعد ازاں حضور نے مجالس کا معائنہ فرمایا۔ اور مختلف امور زعماء وغیرہ سے دریافت فرمائے۔ معائنہ کے بعد حضور سٹیج پر تشریف لائے۔ اور مجلس کی تنظیم کے متعلق عہدیداران مجلس مرکزیہ کی رہنمائی فرمائی۔ اس جلسہ کی تفصیلی رپورٹ الفضل مؤرخہ ۲۳ احسان ۱۳۲۱ ہش میں شائع ہو چکی ہے۔

تنظیم احزاب: حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اسی مہینہ کے آخر میں مجالس حلقہ ہائے قادیان کو احزاب میں تقسیم کیا گیا۔ ہر حزب دس اراکین پر مشتمل ہے۔ سائق حزب حزب کا دسواں ممبر ہے۔ مقامی مجالس میں اب اس تنظیم کے ماتحت عمل ہو رہا ہے۔ اور اس تنظیم کو ۲۱ ظہور ۱۳۲۱ ہش کے الفضل کے ذریعہ بیرونی مجالس میں بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا،

حبوب جوانی

استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

پابندی نماز باجماعت :- خطبہ جمعہ مورخہ ۵ ماہ احسان میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نماز باجماعت کی پابندی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مجالس کو خاص طور پر فرمایا تھا کہ نمازوں کی باقاعدگی کی نگرانی کریں۔ اور حضور کو روزانہ رپورٹ دی جائے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے مقامی مجالس کی پانچوں نمازوں کی بلا عذر معقول غیر حاضروں کی رپورٹ روزانہ بھیجی جاتی ہے۔ مقامی مشکلات بھی حضور کی خدمت میں پیش کر کے اُن کے متعلق حضور سے ہدایات حاصل کی گئیں۔ اور اُن پر عمل کرایا جارہا ہے۔

بلڈ بنک :- لڑائی میں زخمیوں کی امداد کے لئے اور ضروری مواقع پر انسانی خون مہیا کرنے کی حکام پنجاب کی طرف سے ایک تحریک کی گئی ہے۔ جس کا نام Blood Transfusion Service ہے۔ ایسے زخمیوں کے لئے جن کا بہت سا خون ضائع ہو چکا ہو اور اگر انہیں کچھ مقدار میں انسانی خون مہیا کر دیا جائے۔ تو ان کی جان بچ سکتی ہے۔ اس لئے لوگ مندرجہ بالا قسم کے مریضوں کے لئے اپنا خون پیش کریں۔ چونکہ یہ ایک اہم قسم کی خدمت خلق ہے۔ اور قربانی کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس لئے اس تحریک میں شمولیت کے لئے حضرت اقدس سے استصواب کیا گیا۔ حضور نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی۔ مقامی طور پر اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب سے تحریک کی گئی جس کے لئے کافی احباب نے اپنے آپ کو پیش کیا عرصہ زیر رپورٹ میں خط و کتابت کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

آمد مقامی ۵۰۴ - آمد بیرون ۱۶۲
روانگی مقامی ۵۳۷ - روانگی بیرون ۱۷۳

محبوب عالم خالد
قائم مقام جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۲۴۳ :- منکہ حکیم ناظر حسین ولد حکیم دین محمد صاحب، قوم راجپوت چوہان پیشہ حکمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن بھینی بانگر محلہ قادیان ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل غیر منقولہ جائیداد ہے۔ ایک عدد مکان خام واقع موضع بھینی بانگر تحصیل گورداسپور میرے پاس موجود ہے۔ جوکہ میری اہلیہ سے مشترکہ ہے۔ اس کی قیمت مبلغ ۳۰۰ روپے ہے۔ اس میں سے میرا حصہ مبلغ ۱۵۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ ۵ مرلہ اراضی سکنی مبلغ ۴۰ روپے واقع بھینی بانگر میرے قبضہ میں ہے۔ جوکہ میں نے مذکورہ بالا رقم کے عوض خرید کی ہوئی ہے اس طرح کل جائیداد غیر منقولہ ۱۹۰ روپے کی ہوئی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ چونکہ اس وقت میرا گذارہ غیر معین آمد پر ہے۔ جو کہ حکمت کی صورت میں مجھے وصول ہوتی ہے۔ جو کہ اندازاً ۱۰۰ روپیہ سالانہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو سال تمام میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ناظریت کرواتا رہونگا۔ اگر اس کے علاوہ مجھے کسی صورت میں بھی زیادہ آمد ہوئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دونگا۔ اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر جو بھی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی جائیداد آئندہ پیدا کرونگا۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد :- حکیم ناظر حسین قادیان محلہ بھینی بانگر
گواہ شد :- عبدالرحمٰن بی۔ اے موصی ہرسیاں
گواہ شد :- بدرالدین ہرسیاں

نمبر ۶۲۴۶ :- منکہ سکینہ بیگم زوجہ عبدالغنی قوم دوہامی پیشہ درزی عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اسوقت میری جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی تولہ ماشہ ۷/۸ حق مہر بذمہ خاوند چارسو روپے کل ۴۳۷ روپے ۸ آنے۔ مذکورۃ الصدر جائیداد منقولہ ۴۳۷ روپے ۸ آنے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد مذکورۃ الصدر

اعلان نکاح

مطابق ۷ راگست ۱۹۴۲ء بروز جمعہ مبارک سید محمد حسن صاحب۔ سنٹرل آرڈیننس ڈپو۔ دہلی چھاؤنی خلف سید محمد محی الدین صاحب آف مدراس کا نکاح نسیم صغرا بیگم صاحبہ خلف شیخ محمد حسن صاحب ساکن گوجرانوالہ (ہمشیرہ شیخ خادم حسین صاحب نیاز) کیساتھ بمقام نئی دہلی ایک ہزار روپیہ مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند تعالٰے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمادے

خاکسار (خانصاحب حافظ) عبدالسلام
نائب امیر جماعت احمدیہ دہلی

میک لائٹ
تین ماہ میں
صرف ایک
یونٹ بجلی
خرچ کرتا ہے
ہر گھر میں اس
کی موجودگی
ضروری
ہے
ملنے کا پتہ
میک ورکس
قادیان
B. 41

سرمہ ممیرا خاص

آنکھیں ایک نعمت ہیں۔ اگر آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف ہو۔ یا نظر کمزور ہو سرمہ ممیرا خاص استعمال کریں۔ قادیان کے بڑے بڑے گھروں میں استعمال اور مقبول ہو چکا ہے قیمت فی تولہ ۲/ چھ ماشہ ۱/ تین ماشہ ۱۲/

اکسیر نزلہ

پرانا نزلہ یا بار بار ہونیوالا نزلہ بیماریوں کی جڑ ہے اس کا بہترین علاج اکسیر نزلہ ہے۔
قیمت یکصد قرص ۱/۸

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اعلان!

قادیان میں پانچ دوکانیں اور ایک مکان بڑے چوک میں قابل فروخت ہیں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا خود مل کر ہو سکتا ہے۔ خواہشمند احباب جلد از جلد فیصلہ کر لیں۔

چوہدری حاکم دین دوکاندار قادیان

نور منجن دانتوں کی بیماریوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی شیشی دو اونس ۸/ ایک اونس ۵/

تریاق اٹھرا مرض اٹھرا کے لئے مکمل کورس گیارہ تولہ یکمشت فی تولہ ایک روپیہ الگ متفرق ایک روپیہ چار آنہ

منگوانے کا پتہ:- **دواخانہ نور الدین قادیان**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جائیداد کے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ سکینہ بیگم بقلم خود زوجہ عبدالغنی صاحب درزی محلہ مسجد فضل قادیان۔ گواہ شد:۔ عبدالغنی بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ جلد ساز بقلم خود

نمبر ۶۲۴۷:۔ منکہ عنائت بیگم احمدی بنت امام الدین صاحب زوجہ قاضی محمد سعداللہ صاحب قوم قریشی شیخ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۲۰ اپریل ۱۹۲۰ء ساکن گھنہ ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر ۱۶ روپے اور زیور ۸۴ ہے جس کی تفصیل الگ شامل کردی ہے۔ کل ۱۰۰ روپے۔ میں خدا کے فضل سے بقائمی ہوش و حواس ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری اس وصیت کو قبول فرمائے۔ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عنایت بیگم

گواہ شد:۔ حکیم نفیر احمد خان احمدی جالندھر چھاؤنی
گواہ شد:۔ ولی محمد پنشنر محلہ دارالفضل

شباکن

دنیا بھر میں مشہور ہو چکی ہے

شباکن ملیریا کا کامیاب علاج ہے شباکن پنجاب کے علاوہ سندھ۔ بنگال بہار۔ یوپی اور ہندوستان کے باہر بھی جارہی ہے۔ ابھی ہم کو افریقہ سے چھ درجنوں کا آرڈر آیا ہے۔ ملیریا آرہا ہے آج ہی ایک شیشی خرید لیں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

۶ ستمبر ۱۹۴۲ء سے ٹائم ٹیبل میں حسب ذیل تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

۵۔اپ کلکتہ پنجاب میل ای۔ آئی ریلوے سے سہارنپور ۳۰-۱۲ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے ۰-۱۳ پر روانہ ہوگی اور لاہور ۳۵-۲۰ پر آئے گی۔

۱۔اپ کلکتہ۔ دہلی کالکا میل جو ای۔ آئی۔ ریلوے سے دہلی ۵۴-۱۰ پہنچتی ہے۔ وہیں ختم ہو جائے گی۔ ہماری یعنی نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ۱۔اپ میل دہلی سے کالکا کے لئے مطابق اوقات موجودہ ۳۰-۲۲ پر روانہ ہوگی۔

۲۔ مندرجہ بالا تبدیلی کی وجہ سے دہلی لاہور۔ بوگی تھرڈ کلاس تھرو سروس کیرج جو اس وقت ۱۴۳-اپ/۵-اپ کے ساتھ چلتا ہے ۱۴۳-اپ/۷۵-اپ گاڑیوں کے ساتھ چلے گا۔ درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کیلئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کریں۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

حیدر آباد (سندھ) بادین برانچ لائن پر ماتلی اور بادین کے درمیانی سٹیشنوں کے بند کرنے کے متعلق بعض اخبارات میں جون ۱۹۴۲ء کے پہلے ہفتے جو اعلان کیا گیا تھا۔ وہ منسوخ کیا جاتا ہے۔ سیکشن مذکور اب آخری طور پر ۲۳ جنوری ۱۹۴۳ء کو بند کیا جائے گا۔ ٹریفک کا بکنگ ذیل میں دی ہوئی تاریخوں کو روکا جائیگا۔

ا۔ ہر قسم کا ٹریفک بیرونی ریلوں سے — ۱۷ جنوری ۱۹۴۳ء کو

ب۔ لوکل گڈس ٹریفک کا بکنگ اس سیکشن کے سٹیشنوں تک — ″ ″

ج۔ گڈس ٹریفک کا بکنگ اس سیکشن کے سٹیشنوں سے — ۲۲ جنوری ۱۹۴۳ء

د۔ لوکل پسنجر اور دیگر کوچنگ ٹریفک کا بکنگ اس سیکشن کے سٹیشنوں تک — ۲۰ جنوری ۱۹۴۳ء

س۔ پسنجر اور دیگر کوچنگ ٹریفک کا بکنگ اس سیکشن کے سٹیشنوں سے — ۲۲ جنوری ۱۹۴۳ء

عوام کو یہ اطلاع بھی دی جاتی ہے کہ ۲۳ جنوری کو اور اس تاریخ سے ماتلی اور بادین کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت بند کردی جائے گی۔

جنرل منیجر لاہور

"جاپان کو چاہیئے کہ وہ تمام مشرقی اقوام کو مطیع کر کے اپنی سنگینوں کی نوکوں کے بل پر ساری دُنیا کو فتح کرے"

اوسٹانی ایچی۔ "جاپان ٹائمس" میں

جب جاپانی یہ کہتے ہیں کہ "ایشیا صرف ایشیا والوں کے لئے ہے" تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں "ایشیا صرف جاپانیوں ہی کے لئے ہے"

ڈاکٹر سی ٹی پاؤ چین کے قونصل جنرل متعینہ سنگاپور

۔۔۔۔ پھر اگر ایسے جاپانی ہندوستان میں آجائیں تو اُس کی اُس سے بھی بدتر حالت ہو جائے۔

ہم سب کو چاہیئے

کہ آپس کا اختلاف دور کردیں

اور جاپانیوں کو روکنے کے لئے

مل جل کر **قومی جنگی محاذ** کے کاموں میں حصہ لیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۱۳ ستمبر۔ کل شام مسٹر جناح اور آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے ورکنگ پریذیڈنٹ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی میں ملاقات ہوئی۔ جو پونے تین گھنٹہ تک جاری رہی مسٹر جناح کی کوٹھی سے واپس آکر ڈاکٹر مکرجی نے پریس کے نمائندوں کو بتایا کہ بات چیت اچھے ڈھنگ سے ہوئی۔ ہم دونوں نے اپنے اپنے خیال کھول کر پیش کئے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ مسٹر جناح کے خیالات کی انتہاء کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مہاسبھا کی کمیٹی کو اس گفتگو کی تفاصیل سے آگاہ کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شائد ملاقات پھر ہو۔

بمبئی ۱۳ ستمبر۔ صوبائی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ کل بھی سارے صوبہ میں امن رہا۔ کلکتہ میں کل ایک ہجوم نے ٹرام کاروں پر حملے کئے۔ ایک کو آگ بھی لگادی گئی۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کلکتہ کے تمام سکول۔ کالج اور ہوسٹل وغیرہ کل سے پوجا کی رخصتوں تک بند کردئے جائیں۔ بعض دیہات میں سرکاری مال کو نقصان پہنچانے اور آگ لگانے کی اطلاعات بھی آئی ہیں مسلح کاریں ان دیہات میں دورہ کر رہی ہیں بہار میں بھی حالت عام طور پر سدھر گئی ہے۔ دیہاتیوں کو اب یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ ریلوں اور سڑکوں کو نقصان پہنچانا خود ان کے لئے نقصان دہ ہے کیونکہ انہی ذرائع سے ان تک ضروریات زندگی پہنچتی ہیں مونگھیر میں دو جلوس نکالنے کی کوشش کی گئی۔ مگر پولیس نے انکو تتر بتر کردیا۔ ایک گاؤں میں کچھ لوگوں نے ایک منڈی کو لوٹنے کی کوشش کی مگر دیہاتیوں نے انہیں مار کر بھگادیا۔ آسام کے ضلع سلہٹ میں ایک کانگرسی ہجوم جب جیل کے پاس پہنچا۔ تو قیدیوں نے جیل کا بنگلہ توڑ دیا۔ اور ۵۷ قیدی بھاگ گئے جن میں سے بعض دوبارہ پکڑ لئے گئے۔ لکھنؤ میں کل مسٹر موہن لال سکسینہ کی گرفتاری پر کچھ مظاہرے ہوئے۔ مگر پولیس نے منتشر کردئے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ روس کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ پر جرمن حملے بدستور ہو رہے ہیں۔ مگر اب لڑائی ایسی حالت پر پہنچ گئی ہے۔ کہ سپاہی لڑتے لڑتے تھک گئے ہیں۔ جرمنوں کو جنوب مغرب میں کچھ کامیابی ہوئی اور روسیوں کو کچھ اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ ایک اہم ٹیلہ کیلئے زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن ٹینکوں کے دستوں پر دستے اس پر حملے کرتے ہیں۔ مگر روسی برابر ان کو پیچھے ہٹا رہے ہیں۔ روسیوں نے آگے بڑھکر جرمن ہراول دستوں کا رستہ کاٹ دیا ہے۔ گروزنی سے ساٹھ میل ایک اہم پہاڑی پر روسیوں نے قبضہ کرلیا ہے۔ کاکیشیا میں برف کا موسم اب شروع ہونیوالا ہے جس سے سب درے وغیرہ بند ہوجائیں گے۔ ورونیز کے محاذ پر روسی فوجوں نے ہنگرین فوج کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ اور اسے کافی نقصان پہنچانیکے بعد بہت سے سامان پر بھی قبضہ کرلیا۔

قاہرہ ۱۲ ستمبر۔ اتحادی طیاروں نے طبروق میں بندرگاہ اور گھاٹوں پر زبردست حملے کئے۔ بم نشانوں پر لگے۔ ایک معمولی سی ہوائی لڑائی مغربی ریگستان کے علاقہ میں پندرہ منٹ تک ہوئی۔ جس میں دشمن کے دو جہاز گرالئے گئے اور کئی ایک کو نقصان پہنچایا گیا۔

بغداد ۱۳ ستمبر۔ صدر روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر وینڈل ولکی یہاں پونچ گئے ہیں۔ یہاں سے ماسکو جائیں گے۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مڈغاسکر میں برطانی فوجیں کافی دور تک اندر گھس گئی ہیں۔ آج مارشل پیٹان کی صدارت میں وشی کیبنٹ کا اجلاس ہوا جس میں موسیو لاوال نے مڈغاسکر کے بارہ میں اپنے خیالات پیش کئے۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ روسیوں نے بحیرہ اسود کی مشہور بندرگاہ نوووروسسک کو خالی کر دیا ہے۔ اور اب اس پر جرمنوں کا قبضہ ہے۔ مشرقی کاکیشیا میں جرمن فوج کے گرد روسی حلقہ تنگ تر ہوتا جارہا ہے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر روسیوں نے اچانک حملہ کرکے کئی گاؤں دشمن سے دوبارہ واپس لے لئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ ستمبر ایوان عام میں ہندوستانی مسائل پر بحث کے جواب میں وزیر ہند نے جو تقریر کی۔ اس میں کہا کہ فوجی مصالح کا تقاضا ہے کہ جنگ کے دوران میں ہندوستان کی پالیسی برطانیہ کے ہاتھ میں رہے۔ کانگرس کی موجودہ شورش کا ذکر کرتے ہوئے آپنے بتایا کہ قریباً تین سو ریلوے سٹیشنوں پر حملے کئے گئے۔ اور ۲۴ ٹرینیں پٹڑی سے اتاری گئیں۔ صرف بہار میں ۶۵ تھانوں پر حملے ہوئے جنمیں سے چالیس تباہ کردئے گئے۔ سی۔ پی میں ایک مجسٹریٹ اور ایک پولیس افسر کو جان سے ماردیا گیا اور ایک اور جگہ دو افسروں کو مٹی کا تیل ڈال کر جلا دیا گیا۔ حکومت کو ایک بڑی خطرناک تحریک کا سامنا تھا۔ اگر گفت وشنید کی آڑ میں یہ تحریک اور چند ہفتوں تک جاری رہتی تو نتائج بے حد خطرناک ہوتے۔ آپنے کہا۔ یہ آئینی مسئلہ فوجی مصلحتوں سے بالکل جدا ہے اور مفاہمت نہ ہونے کی حالت میں غیر مشروط طریق سے غیر محدود طاقت کسی ایک گروپ کے ہاتھوں میں منتقل نہیں کی جاسکتی۔

بیروت ۱۲ ستمبر۔ مسٹر وینڈل ولکی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ میں ۵ ہزار ماہوار کی اوسط سے ہوائی جہاز طیار ہوتے ہیں۔ محوری ممالک تمام مل کر بھی اسقدر تعداد تیار نہیں کرسکتے۔

بمبئی ۱۲ ستمبر۔ اسوقت تک حکومت کے زیر انتظام غلہ کی ۸۲ دکانیں کھل چکی ہیں۔

سٹاک ہالم ۱۲ ستمبر۔ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر نے اپنے رفقاء کار کی کانفرنس میں اس امر کا اقرار کیا۔ کہ روس کی طاقت اور قوت مزاحمت کا اندازہ کرنے میں بینے سخت غلطی کی۔ کہا جاتا ہے کہ برسر اقتدار آنے سے اب تک پہلی مرتبہ ہٹلر نے غلطی کا اعتراف کیا ہے۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ برطانیہ کی وزارت خوراک ہندوستان اور سیلون سے ۶۹۸ ملین پونڈ چائے خریدنے کے بارہ میں گفت وشنید کررہی ہے۔ ہندوستان کو دو پنس فی پونڈ اور سیلون کو چار پنس فی پونڈ قیمت ادا کی جائے گی۔

واشنگٹن ۱۲ ستمبر۔ حکومت امریکہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند کی درخواست پر امریکہ سے بہت سے انجینئر اور کاریگر ہندوستان بھیجے جارہے ہیں اور بعض تو فوری طور پر روانہ بھی ہوچکے ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے سمندری کنارے اور دوسرے اہم مقامات پر غباروں کے جال بچھادیئے گئے ہیں۔ اس کام پر برطانیہ کے ماہرین مامور ہیں۔ اور اب ہندوستانیوں کو بھی اس کام میں ٹریننگ دیجارہی ہے۔ یہ غبارے گو دشمن کے طیاروں کو حملہ کرنے سے نہ روک سکیں تاہم انہیں جھک جھک کر بمباری کرنے دینگے۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ جرمنی کا وزیر پروپیگنڈا ڈاکٹر گوئبلز اب جرمنی پر اتحادی طیاروں کے حملوں کی شدت کے اعتراف پر مجبور ہوگیا ہے۔ چنانچہ اسنے ایک بیان میں کہا کہ اب ہم جنگ کے نازک مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس نے کولون۔ ہیمبرگ اور ڈسلڈورف وغیرہ مقامات کے شہریوں کو مشورہ دیا۔ کہ سرکاری احکام کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے اپنی سمجھ کے مطابق عمل کریں۔

دہلی ۱۲ ستمبر۔ حکومت ہند کے گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بیگم شاہ نواز کو حکومت ہند نے محکمہ اطلاعات اور براڈکاسٹنگ کے قومی جنگی محاذ برانچ کا لیڈی آرگنائزر مقرر کیا گیا ہے۔

دہلی ۱۲ ستمبر۔ حکومت کے گزٹ میں اجتماعی جرمانوں کے آرڈیننس میں ترمیم کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس کے رُو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہندوؤں کے مشترکہ خاندان پر بھی اجتماعی جرمانوں کا کچھ حصہ عائد کرسکتے ہیں۔

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر۔ پانچ خطرناک قیدی نارائن گنج سب جیل سے جیل کی سلاخوں کو کاٹ کر فرار ہوگئے سلاخیں کاٹنے کے علاوہ انہوں نے دیوار کو بھی توڑ دیا۔ اس کا علم صبح کو ہوا۔

دہلی ۱۳ ستمبر۔ آج مسٹر جناح نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میرا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ جنگی ضرورتوں کے خیال کے زیر اثر کوئی ایسی ملی جلی حکومت نہ بن جائے جس سے مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان کو کوئی نقصان پونچے۔ اگر اسکے مطابق سمجھوتہ ہوجائے تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مسلمانوں کو کتنے اختیارات ملینگے صرف مختلف پارٹیاں یہ مان لیں کہ اور گارنٹی دیدیں کہ عام مسلمان جو فیصلہ کرینگے۔ اس کے مطابق ہندوستان کو بانٹ دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ بھاری اتحادی بمباروں نے بونا میں دشمن کے ہوائی اڈہ پر چار زور کے حملے کئے، ۲۶ ٹن وزن کے بم گرائے گئے۔ اور ۲۸ ہزار راؤنڈ گولیاں مشین گنوں سے چلائیں۔ دشمن کے سترہ ہوائی جہاز زمین پر ٹھکانے لگا دئے گئے۔ جزائر سالومن میں کوکوڈا کنارے کے علاقہ میں دشمن نے کھوئے ہوئے علاقہ کو دوبارہ حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ سٹالن گراڈ کے بارہ میں تازہ ترین خبر یہ ہے کہ جرمنوں نے ایسا زور کا حملہ کیا ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں۔ جنوب مغرب میں روسیوں کو کچھ اور پیچھے ہٹنا پڑا۔

مدراس ۱۲ ستمبر۔ حکومت مدراس نے اعلان کیا ہے کہ یکم ستمبر سے مدراس کے پولیس انسپکٹروں، سب انسپکٹروں، ہیڈ کانسٹیبلوں اور کانسٹیبلوں کو جنگ کا خاص بھتہ دیا جائیگا۔

موسم گرما میں موسم گرما میں زوجام عشق کی بہت فرمائشیں آرہی ہیں۔ لیکن میں نے ان فرمائشوں کی عمداً تعمیل نہیں کی۔ اسکی وجہ خدانخواستہ یہ نہ تھی کہ گولیاں تیار نہ تھیں۔ بلکہ وجہ یہ تھی کہ ان کے استعمال کا وقت نہ تھا۔ اب ان کے استعمال کا وقت آگیا ہے۔ لہذا بغرض اطلاع عام اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست منگوائیں۔ ان کے آرڈر کی فوراً تعمیل کیجائیگی۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی